سردار ایاز صادق، اسپیکر قومی اسمبلی، اسلامی جمہوریہ پاکستان کا افتتاحی خطاب۔

۲۴ دسمبر، ۲۰۱۷ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عزت مآب جناب ممنون حسین، صدر، اسلامی جمہوریہ پاکستان، افغانستان، چین، ایران، پاکستان، روس اور ترکی کے اسپیکر صاحبان کی پہلی کانفرنس کے افتتاحی اجلاس کے مہمان خصوصی۔

عزت مآب میاں رضا ربانی،

چیئرمین، سینیٹ، اسلامی جمہوریہ پاکستان،

عزت مآب جناب عبدالروف ابراہیمی،

اسپیکر، وولیسی جرگہ، اسلامی جمہوریہ افغانستان،

عزت مآب ڈاکٹر علی لاریجانی،

اسپیکر، شوریٰ اسلامی، اسلامی جمہوریہ ایران،

عزت مآب جناب وولوڈین وائیاچسلاو وکٹورووچ،

چیئرمین، ریاست ڈوما، فیڈرل اسمبلی، رشیئن فیڈریشن،

عزت مآب جناب اسماعیل کہرمان،

اسپیکر، گرینڈ ترک اسمبلی،

عزت مآب ژیانگ پنگ،

نائب چیئرمین، قومی عوامی کانگریس، عوامی جمہوریہ چین،

پہلی اسپیکر کانفرنس کے معزز وفود، اراکین پارلیمان، زعماء، میڈیا کے دوست، مہمانان، خواتین وحضرات،

السلام علیکم اور آپ سب کو صبح بخیر،

تمام پارلیمان اور پاکستان کے عوام کی طرف سے، کانفرنس کے افتتاحی اجلاس کے موقع پر آپ سب کا خیر مقدم کرنا میری لیے خصوصی عزت وشرف کا باعث ہے۔

۔ یہ ایک تاریخی موقع ہے کہ چھ اقوام کے پارلیمانی سربراہان مشترکہ امن اور خوشحالی سے وابستگی کا عادہ کرنے اور باہمی تعاون کی نئی بنیادیں استوار کرنے کے لیے اسلام آباد میں پہلی دفعہ جمع ہوئے ہیں۔

- یہ فیصلہ کی گھڑی ہے جب ہم منتخب نمائندے، احترام، اعتماد اور دوستی کے ساتھ ساتھ رہنے کے لیے اپنے عوام کی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے ایک عظیم قدم اٹھائیں۔

- اور یہ کثیر الاطرافی اظہار میں ایک نیا موڑ ہے جب پارلیمانی سفارت کاری مشترکہ چیلنجوں سے مل جل کر نمٹنے کے لیے نئے علاقائی اتحاد کی جانب سے انتظامیہ کی رہنمائی کرتی ہے۔لہٰذا میں اس موقع پر اس کانفرنس میں شریک ہونے کے لیے دعوت قبول کرنے پر افغانستان، چین، ایران، روس اور ترکی سے اپنے برادران کو مبارک باد دیتا ہوں۔

پاکستان میں خوش آمدید؛

عزت مآب خواتین و حضرات

قدرت نے ہماری چھ اقوام کو ایک خوبصورت جغرافیائی لڑی میں پرو دیا ہے اور ہماری تاریخ نے مشترکہ موروثیت کو ایک عمدہ خوبصورت روایائی علاقائی لباس میں ملبوس کر دیا ہے، اسی طرح ہماری ثقافتوں اور تجارت کی آزمائش پر پورا اُترنے والے تعلقات ہیں۔

صدیوں سے، تاریخی شاہراہ ریشم کے ذریعے ہمارے آباؤاجداد ایک دوسرے کی سرزمین پر سفر کر رہے ہیں اور اشیاء، عقائد اور خیالات کا تبادلہ کر رہے ہیں۔

اس دیرینہ رابطے نے نہ صرف ایک قدرتی سنگم پیدا کیا بلکہ ہماری متعلقہ معیشتوں کے لیے قابل ستائش عنصر ہے اور اس نے ہمارے لوگوں کو بھی باہم مربوط کیا ہے۔ہم ایک دوسرے کے قدرتی اتحادی ہیں۔

چھ ممالک کے منتخب نمائندگان اس ہال میں اکٹھے ہوئے ہیں، جو اس کرۂ ارض پر کل بنی نوع انسان کے چوتھائی حصہ کی نمائندگی کرتے ہیں اور یہ کل افرادی قوت کا ۳۰ فیصد ہیں۔

- ہم میں سے تین ممالک، یعنی، چین، روس کے فیڈریشن اور ایران دنیا کے قدرتی وسائل کے سب سے بڑے ذخائر کے ساتھ سب سے بڑی چھ اقوام میں شامل ہیں۔

- دنیا کی آدھی کپاس صرف چین اور پاکستان پیدا کرتا ہے۔

افغانستان کے قدرتی وسائل اسے دنیا کا امیر ترین خطہ بنا سکتے ہیں جبکہ تعمیرات کے بنیادی ڈھانچے کے شعبے میں اس کی مہارت نے ترکی کو دنیا میں درجہ بندی کے اعلیٰ درجوں پر لا کھڑا کیا ہے۔

اس لیے ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم ایک دوسرے کی مدد اور دوستی کے لئے آپس میں ایک دوسرے کا ہاتھ تھام لیں۔

خواتین وحضرات!

اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ سرد جنگ کے بعد کی دنیا دو طاقتوں پر مشتمل دور سے زیادہ خطرناک اور زیادہ غیر محفوظ ثابت ہوئی ہے۔

ایک طرف، یک طاقتی ظہور نے یک رخی اور عالمگیر بالا دستی کو راستہ فراہم کیا ہے جبکہ دوسری طرف غیر ریاستی عناصر کے قیام میں لائے جانے کے عمل سے بین الاقوامی سرحدوں اور قوموں کی خودمختاری کی عزت کے معیارات خطرے میں ہیں۔

گزشتہ دس سال کے دوران دہشتگردوں کے بظاہر نہ ختم ہونے والے حملوں کے سلسلے سے دنیا کا کوئی کونہ بھی محفوظ نہیں رہا ہے اور دو لاکھ سے زائد زندگیاں ان حملوں کی نذر ہوئی ہیں۔

ان حملوں کا شکار ہونیوالے تقریباً آدھے لوگ بدقسمتی سے ہمارے خطے سے تعلق رکھتے تھے۔

درحقیقت ہمارے زیادہ تر متعلقہ ممالک نے القاعدہ، طالبان، مشرقی ترکستان اسلامی تحریک اور اب داعش کے واضح خطرے کے ذریعے زیادہ سے زیادہ حملوں کا سامنا کیا ہے۔

براعظم بھر میں بے قصور مرد، عورتیں اور بچے بے گھر کردیئے گئے اور انہیں اپنی سرزمین چھوڑنے پر مجبور کردیا گیا۔ پناہ گزینوں کی کثیر ترین تعداد کو پناہ دینے میں سرفہرست دنیا کے پانچ ممالک میں سے تین کی اس کانفرنس میں نمائندگی کی گئی ہے؛ یعنی ترکی، پاکستان اور ایران۔

عالمی معیشت کو ہونے والے بے حد نقصان کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جا سکتا ہے کہ نائن الیون سے اب تک، صرف پاکستان کی معیشت کو ۱۱۹ ارب امریکی ڈالروں سے زائد کا نقصان برداشت کرنا پڑا جس کی وجہ ایسے بزدلانہ حملے ہیں۔

یہ مسئلہ منشیات کی غیر قانونی تجارت میں تناسب اضافہ سے مزید سنگین ہوگیا جس کی روک تھام نہیں ہوسکی اور یہ دہشت گردی میں استعمال ہونے والے سرمائے کا بڑا ماخذ ہے۔

دہشت گردی کے خلاف عالمی اتحاد پوست کی بڑھتی ہوئی کاشت، زائد پیداواری سہولیات اور منشیات کی بڑھتی ہوئی تجارت کے سدباب اور تباہ کاری میں مسلسل ناکام کیوں رہا ہے؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا جواب بہت سوں کے پاس نہیں ہے۔

رفقاء، خواتین وحضرات!

اگرچہ مذہبی جنون عالمی دہشت گردی کی بڑی وجہ گردانا جاتا ہے تاہم، ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ قوم پرستی اور ظلم وستم نے بھی اس مسئلہ کو مزید سنگین کردیا ہے۔

مشرق وسطیٰ کے جلتے ہوئے میدانوں سے کشمیر میں بنیادی حق خودارادیت سے انکار تک، دنیا انتہا پسندی کی بنیادی وجوہات سے نبرد آزما ہونے میں ناکام رہی ہے۔

بیت المقدس سے متعلق پیدا کیا جانے والا حالیہ اختلاف نہ صرف بین الاقوامی قانون اور اس سے متعلق اقوام متحدہ کی قراردادوں کی خلاف ورزی کی طرف ایک قدم ہے بلکہ امن کی کاوشوں کو نقصان پہنچانے کی دانستہ کوشش ہے۔ یہ دنیا کے لوگوں کو مزید تقسیم کرنے اور مذہبی دشمنی کو ہوا دینے کی طرف ایک قدم ہے۔

سیکیورٹی کونسل میں ۱۸ دسمبر کا فیصلہ کن ووٹ جس میں ۱۴ ممالک فلسطینی عوام کی حالت زار پر اظہار ہمدردی کے لئے ایک ملک کو قائل نہ کر سکے، یہ ہمیں باور کرواتا ہے کہ دنیا کو مزید منصفانہ اور مساوی نظام کی ضرورت ہے جو کہ اصولی اور اخلاقی احترام پر مبنی ہو۔

یہی وہ چیلنج ہیں جن سے ہماری اقوام کو براہ راست خطرہ لاحق ہے؛ اور درحقیقت ہمارے ممالک کے وجود کو بھی۔ ہماری مساجد، مندر، چرچ، سکول، کام کے مقامات اور گھر خطرے کی زد میں ہیں۔

ہمارا مستقبل بھی خطرے سے دوچار ہے۔

چنانچہ لوگوں کی آواز ہونے کے ناطے ہم خاموش نہیں رہ سکتے۔

اراکین پارلیمنٹ ہونے کی حیثیت سے ہم نے سیکھا ہے کہ اختلافات کو کیسے ختم کیا جائے اور اختلافات کے باوجود اتفاق رائے کیسے پیدا کیا جائے۔

یہ پارلیمانی سفارتکاری کا حسن بھی ہے جس کے ذریعے عوام کے حقیقی نمائندے تمام بڑے تنازعات کے پرامن حل کے لئے گفت وشنید کر سکتے ہیں۔

اس کانفرنس کا اصل مقصد بھی یہی ہونا چاہیے۔

ہم چھ فریقین کے مابین اگر کوئی اختلاف رائے ہو تو اسے سنا جائے، اس پر بحث ہونی چاہیے اور اس کا حل نکالنا چاہیے۔

بطور ہمسایہ ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ رہنا ہے اور اس کے لئے ہمیں امن، اعتماد اور باہمی احترام کی فضا میں رہنا ہو گا۔

ہمیں یہ سمجھنا چاہیے کہ ہمارے اختلافات ہماری ترقی کی راہ میں رکاوٹ نہ بنیں۔

ہمیں اس بات کا ادراک کرنا ہو گا کہ بے پناہ استعداد کے حامل ہونے کے باوجود ہم اس سے استفادہ کرنے میں ناکام رہے ہیں۔

سال ۲۰۱۶ء میں ہم چھ ممالک کا مجموعی باہمی تجارتی حجم صرف ۳۶۶ارب امریکی ڈالر تھا جو کہ پورے عالمی تجارتی حجم کا محض ۲فیصد ہے۔

مشترکہ سرحدیں ہونے کے باوجود، ہم چھ ممالک کے مابین بین العاقائی تعلق انتہائی نچلی سطح پر رہا ہے، بذریعہ ریلوے قابل اعتماد رابطہ نہیں ہے جبکہ ہماری اپنی اپنی ایئرلائنز بھی ایک دوسرے ممالک میں کم ہی فعال ہیں۔ نتیجتاً چھ ممالک کے مابین سیاحت کا شعبہ بھی کوئی اچھی تصویر کشی نہیں کرتا۔

اگرچہ ہم ثقافتی مشابہت کے حامل ہیں تاہم جداگانہ زبان کی بناء پر عوامی سطح پر رابطہ میں بھی رکاوٹ ہے۔ اپنے اپنے تعلیمی اداروں کے ذریعہ علاقائی زبان کے فروغ کے لئے متعلقہ ریاستی سطح پر بہت تھوڑی کاوش کی گئی ہے۔

مختصر یہ کہ ہم اقوام گمشدہ مواقع جات اور نظرانداز کردہ امکانات کی مثالی تصویر پیش کرتے ہیں۔

ہمیں اس صورت حال کو بدلنا ہوگا۔ میں اس بات سے بخوبی واقف ہوں کہ خطے میں دہشت گردی کے سیاہ بادل ہماری راہ میں رکاوٹ ہیں۔ مگر ہمیں یہ فراموش نہیں کرنا چاہیے کہ ناامیدی میں بھی امید کی کرنیں ہوتی ہیں۔ اس کانفرنس ایسے پلیٹ فارموں پر اپنے تجربات کے تبادلہ سے ہم باہمی طور پر عصری مسائل کا انتہائی قابل عمل حل ڈھونڈ سکتے ہیں۔

گزشتہ تین سالوں کے دوران، میری نظر مسلسل حالات کے دھارے پر رہی ہے اور میں نے یہ مشاہدہ کیا ہے کہ تمام عالمی مسائل پر کئی حوالوں سے ہماری متعلقہ اقوام کی حکمت عملیاں ایک جیسی رہی ہیں۔

- ہم سب دہشت گردی کی تمام صورتوں اور جہتوں کی مذمت کرتے ہیں۔
- ہم نے مسلسل ان تمام مسائل جو انسانیت کے لئے سخت مصیبت کا باعث ہیں، کا مذاکرات کے ذریعے حل پر زور دیا ہے۔
- ہم خطے کے مسائل کے مقامی حل کی حمایت کرتے ہیں۔

اس سے مجھے یقین ہو چلا ہے کہ ہماری چھ اقوام کے مابین ترقی کے لئے اتحاد ممکن ہے۔ میں یہ بتاتے ہوئے بھی خوشی محسوس کرتا ہوں کہ تین سالوں پر محیط عرصہ میں اپنے معزز ہم منصبوں کے ساتھ متعدد ملاقاتوں میں، میں نے خیالات میں یکسانیت پائی۔ اس حوصلہ افزائی کی بناء پر میں نے اس کانفرنس کی تجویز پیش کی اور گزشتہ سال جولائی میں، سیئول، جنوبی کوریا میں دوسری یوریشن کانفرنس کی سائیڈ لائنز پر جب ہم مل بیٹھے تو اس تجویز کو بھرپور پزیرائی ملی۔

میری اب یہ تجویز ہے کہ اس فورم کو مستقل اساس مہیا کی جائے اور ہماری یہ کانفرنس ہر سال منعقد ہوا کرے۔

پاکستان کی قومی اسمبلی کے لیے باعث فخر ہوگا کہ ایک مستقل سیکرٹریٹ بننے اور فورم کے قواعد پر باہمی اتفاق رائے ہونے تک اس کے سیکرٹریٹ کے طور پر کام کرے۔

میں یہ بھی تجویز پیش کرتا ہوں ہماری متعلقہ پارلیمانوں میں سیکورٹی، تجارت اور ٹریڈ پر متعلقہ کمیٹیوں کے اجلاس باقاعدگی سے ہوں تا کہ ہماری سوچ بچار کے باقاعدہ اتباع کو یقینی بنایا جائے اور اپنے اپنے ممالک میں مجلس ہائے عاملہ کو پارلیمانی بصیرت فراہم کی جاتی رہے۔

ہمارے فورم کو علم وفضل کے اداروں کی سرپرستی کرنی چاہیے اور ہمیں اپنے اپنے ممالک کے تھنک ٹینکس کو اپنے مسائل پرمشترکہ طور پر توجہ مرکوز کرنا چاہیے اور اپنے عوام کو قریب سے قریب تر لانا چاہیے۔ اپنی پارلیمنٹ کی طرف سے میں یقین دلاتا ہوں کہ پاکستان انسٹیٹیوٹ آف پارلیمانی سروسز اس نوعیت کے باہمی رابطہ کے لئے ہمہ وقت دستیاب ہوگا۔

میں یہ بتاتے ہوئے خوشی محسوس کررہا ہوں قومی اسمبلی اور سینٹ آف پاکستان میں جملہ پارلیمانوں کے ساتھ دوستی گروپ تشکیل دے دیئے گئے ہیں۔ ایسے فورم اگر تمام علاقائی پارلیمانوں میں قائم کر دیئے جائیں تو ان سے باقاعدہ باہمی رابطوں اور خیالات کے تبادلوں کی بابت استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

مختصر یہ کہ اگر ہم میں سے ہر کوئی اس سمت چند قدم اٹھالے تو میں انتہائی یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ ہم اپنی مشترکہ منزل مقصود کو پانے میں کامیاب ہوجائیں گے۔

خواتین وحضرات!

میں نے ہمیشہ خواب کی قوت پر یقین کیا ہے۔

آج، یہ میری خوش قسمتی ہے کہ وہ خواب جو میں تین سالوں سے دیکھ رہا تھا بالآخر حقیقت بن گیا۔

تاہم چینی محاورے کے ہزار میل کے سفر کا یہ محض ایک پہلا قدم ہے۔

میں میکسم گورکی کے الفاظ میں آپ کو متنبہ کرنا چاہوں گا کہ ہمیں ماضی کے نہاں خانوں سے نکلنا ہوگا کیونکہ یہ ہمیں کہیں کا نہیں چھوڑیں گے۔

ہمیں اقبال کی خودی سے رہنمائی لینی چاہیے جس میں وہ ہمیں یاددلاتے ہیں کہ

جہانِ تازہ کی ہے افکارِ تازہ سے نمود

یعنی ''نئے خیالات کے ذریعے نئی دنیا تخلیق کی جاتی ہے''

(۷)

آئیں رومی کے افکار سے ہم اپنا روحانی سبق لیں:

''صبر وتحمل کے کانوں سے سنیں! جذبہ رحمدلی کی آنکھوں سے دیکھیں! محبت کی زبان بولیں۔''

اور اس پر میں اختتام کرتا ہوں اور اس ہال میں نظر دوڑاتا ہوں تو حافظ شیراز میرے ذہن میں آتے ہیں جو کہہ رہے ہیں:

''آپ کا اور ہمارا دل کا رشتہ ہے۔''

آپ سب کا شکریہ